© rasailojaraid.com

استعارات

راسخ عرفانی

منتشر کوچہ بہ کوچہ غم کے افسانے ملے
شہر کی آباد گلیوں میں بھی ویرانے ملے

نت نئی تدبیر ہے انساں کُشی کے واسطے
عقل کے دُشمن ملے جتنے بھی فرزانے ملے

کھو کے عقل و ہوش بھی چھوڑا نہ اندازِ جنوں
عزم کے پختہ خرد مندوں سے دیوانے ملے

وہ فقیہوں کے مُقلّد، مُفتیوں کے یہ غلام
مرکزِ وحدت پہ بھی لاکھوں صنم خانے ملے

ساغر و بادہ سے جن کو دور کی نسبت نہ تھی
بابِ میخانہ پہ کچھ ایسے بھی مستانے ملے!

وائے یہ قحطِ مروّت اس قدر رونق میں بھی
غمگسارِ شمعِ محفل چند پروانے ملے!

گرم جوشی میں بھی راسخ سرد مہری ہے وہی
ہم کو اپنوں کی طرح محفل میں بیگانے ملے

© rasailojaraid.com